

محترم 19 کروڑ بزرگوں، ماؤں، بہنوں اور بھائیوں! السلام علیکم!

امید ہے کہ آپ سب احباب اللہ پاک کی بے پناہ مہربانیوں اور فضل و کرم سے اپنے دینی و دنیاوی فرائض کی بجا آوری میں مصروف ہوں گے۔ آج جب میں یہ سطور قلمبند کر رہا ہوں، رمضان المبارک کا برکتوں، رحمتوں اور مغفرت کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اس وطن عظیم، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حوالے سے چند حقائق پیش کر رہا ہوں۔ میں ایک محب وطن پاکستانی شہری ہوں اور میں نے 42 سال سرکاری ادارے میں ایمانداری اور محنت سے خدمات انجام دی ہیں اور میرے محنت کش ساتھیوں نے اس وطن عزیز کو سالانہ اربوں روپے کا زرِ مبادلہ کم کر دیا ہے۔ نام نہاد سیاسی حکمرانوں اور سیاست دانوں کی طرح اس مادرِ وطن کو لوٹا نہیں ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے قائد اعظم کی اور اکابرین ملت قوم لیاقت علی خان، سردار شتر، فاطمہ جناح، علامہ اقبال کی کاوشوں اور لاکھوں بزرگوں، ماؤں، بہنوں کی لازوال جانی، مالی قربانیوں سے یہ عظیم وطن حاصل کیا تھا اور اس وطن کو وہ سب کچھ دیا تھا جو بہت کم اقوام عالم کو نصیب ہوتے ہیں۔ بیش بہا معدنی، قدرتی وسائل، تیل اور گیس کے ذخائر، دنیا کے سب سے بڑے آبی وسائل، تھر کے علاقے میں 1175 ارب ٹن کے ذخائر، جو 500 سال تک وطن عزیز کی ضروریات پوری کر سکتے تھے، بلوچستان کے ریکوڈک پراجیکٹ جس میں قیمتی سونے اور تانبے کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں، جس پر T.C.C پاکستان اور PLC چل بیرک گولڈ کینیڈا نے 2006ء سے TCC کے تعاون سے 435 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کر چکی ہے۔ ریکوڈک صرف ایک کان میں 270 ارب ڈالر کے ذخائر موجود ہیں۔ دیگر کانوں میں کھربوں ڈالر کے ذخائر پوشیدہ ہیں لیکن ان قیمتی پروجیکٹس کو حکمرانوں کی عدم توجہ اور نام نہاد گڈ فادر کی ڈکٹیشن کے باعث ترک کر دیا گیا۔ وطن عزیز کو قیمتی ترقی اور عالم اقوام میں سابق صدر جنرل ایوب خان نے وطن عزیز کو ترقی کی شاندار راہوں پر گامزن کیا اور معاشی، سیاسی، زرعی، دفاعی طریقوں پر نہ صرف مضبوط کیا بلکہ اپنا لوہا منوایا۔

1965ء کی تاریخی جنگ میں دشمن کی افواج کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا لیکن گاڈ فادر کو یہ شکست ہضم نہ ہو سکی اور ہمارے ازلی دشمن کے ساتھ مل کر مشرقی محاذ پر جنگ کا محاذ کھول دیا۔ 1971ء کی اسی جنگ میں پاکستان کو شکست کھانا پڑی اور عالم اسلام کی سب سے بڑی طاقت کو دو ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا۔ اس جنگ کی شکست کی تفصیل حمود الرحمن کمیشن میں ریکارڈ پر ہے لیکن عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھی گئی کیونکہ اس میں کئی عداوتیں سیاست دانوں کے کردار اور وطن توڑنے کی سازش کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ قوم شیر باز مزاری نے بھی اپنی کتاب میں شکست کا ذمہ دار ذوالفقار علی بھٹو اور مشرقی محاذ پر موجود افواج کو قرار دیا ہے۔

1971ء کے بعد وطن عزیز کے معاشی، سیاسی، معاشرتی اور وطن عزیز کی سلامتی محاذ پر نام نہاد بدعنوان حکمرانوں، سیاست دانوں کی ہوس پرستی، ناعاقبت اندیشی، اقربا پروری، کرپشن کی بھینٹ چڑھتے رہے اور وطن عزیز کے قومی خزانے، بیکسوں کی لوٹ مار، پی آئی اے، کسٹم، آئل گیس، پی ٹی سی ایل کے بعد بھروسواروں میں اربوں کی کمیشن نے وطن عزیز کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا گیا۔ ساٹھ فیصد جعلی ووٹوں سے منتخب ہونے والے یہ کرپٹ سیاست دان اسمبلی کے اونچے ایوانوں میں عوام کی خدمت کی بجائے کرپشن، قتل و غارت گری، بھتہ، اغوا برائے تاوان کی سرپرستی کرتے رہے جس کی راج میں 200 فیصد کرپشن بڑھ چکی ہے۔ غربت کا گراف 60 فیصد سے تجاوز کر چکا ہے۔ کروڑوں انسانوں کو دو وقت کی روٹی میسر نہیں ہے۔ غربت کے سبب والدین اپنے نخت جگروں کو فروخت کر رہے ہیں اور بچوں سمیت خودکشی کی جانب راغب ہو رہے ہیں۔ سابقہ صدر نے مورخہ 9 ستمبر 2000ء بمطابق 8 رمضان المبارک 1429ھ کا بینہ کے ہمراہ قرآن پاک پر اللہ کو حاضر و ناظر جان کر حلف اٹھایا تھا اور اس حلف کے ایک ایک لفظ کی حرمت کو پامال کیا۔ نہ صرف پامال کیا بلکہ حلف کے برعکس وہ کام کیا جس میں شرعی احکامات کی خلاف ورزی کی گئی اور ہر ادارے کو لوٹ کھسوٹ کا منبع بنا دیا گیا۔

اس کے برعکس PTCL کے وہ محنت کش ملازمین جنہوں نے دن رات کی کاوشوں سے اس وطن عزیز کو اربوں روپے منافع کما کر دیا اور انہی 41 ہزار بشمول 12000 بیواؤں کو ان کی آدھی پنشن سے محروم کر رکھا ہے۔ جولائی 2010ء سے حکومت کے اعلان پر 15 فیصد میں سے 8 فیصد دی جا رہی ہے۔ چار سال سے ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں دھکے کھا کر اذیت میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہر ماہ بیوہ خواتین جن کو آدھی پنشن ملتی ہے۔ میری تمام بیوہ بہنوں اور پنشنرز سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اس ماہ مبارک کی برکتوں، سعادتوں اور قبولیات کے لمحوں میں ان بد بخت حکمرانوں، سابقہ اور موجودہ کے لیے بد دعائیں اور جس طرح انہوں نے 41,000 غریب، بے کس، بے یار و مددگار پنشنرز کو اذیت دے رکھی ہے۔ رب العالمین ان کو بھی اذیتوں سے دوچار کرے اور ان کو اقتدار کے ایوانوں سے در بدر کر کے رسوا کرے۔

جنگ 05-02-2012 کے مطابق سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق یوسف رضا گیلانی اور ان کے 4 سالہ دور کو، جس میں 8500 ارب روپے کی کرپشن کی گئی، ایک روپیہ بھی واپس نہیں کیا گیا بلکہ گیلانی کا پورا خاندان، اہلیہ، بیٹا جو جج کرپشن میں ملوث تھا۔ کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ یہی نہیں بلکہ وطن عزیز کے تمام بڑے منافع بخش اداروں کو، جن میں پی آئی اے، کسٹمز، رینٹل پاور، اسٹیل مل، ریلوے اور جج جیسے مبارک فریضے میں کروڑوں کی کرپشن سے پاکستان کو دنیا بھر میں رسوا کر دیا۔ نیب کے سابق چیئر مین کے انکشاف میں کہا گیا ہے کہ جس ملک میں

یومیہ پندرہ ارب روپے کی کرپشن ہو رہی ہو اور انتظامی ڈھانچہ تباہی، بربادی کی آخری حدوں کو پہنچ چکا ہو، صنعت کار، ڈاکٹر، وکیل، دکاندار، صدر، وزیراعظم و دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے 80 فیصد بینک چور ہیں اور حکومت کے ارباب اقتدار، عدلیہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

آج 19 کروڑ عوام تمام تر وسائل کی موجودگی میں ٹیکسز کی وصولی کے باوجود ضروری سہولیات، بجلی، پانی، تعلیم، صحت، علاج معالجہ وغیرہ سے محروم ہیں۔

ایک سفید ہاتھی KESC نے کراچی کے دو کروڑ عوام کو اضافی بلوں، لوڈ شیڈنگ، ملی بھگت سے کنڈامافیا کی سرپرستی کی وجہ سے کروڑوں عوام اذیت میں ہیں۔ جنگ 24-03-2014 کے مطابق وطن عزیز بشمول کراچی صارفین سے 164 ارب کی اوور بلنگ کی گئی اور 10 فیصد ماہانہ میٹر ریڈنگ ظاہر کر کے 64 ارب روپے کمائے گئے۔ روزنامہ کراچی ایکسپریس مورخہ 21-09-2012 اور روزنامہ ڈان TV کی نشریات کے مطابق KESC ایک لائق فائق افسر بی ایم ڈسٹری بیوشن فنانس نے ایک خفیہ سرکلر کے ذریعے اپنے تمام زونل افسران کو ہدایات دیں کہ صارفین کے اکاؤنٹ میں ہزاروں یونٹس ڈال دیئے جائیں اور ثبوت ملنے کے بعد ٹیکسز کی وصولی اور جنگ 24-03-2011 کی مطابقت 64 ارب روپے کی اوور بلنگ جو بجلی کے صارفین سے کی گئی ہے، یہ انکشاف محکمہ پیپکو اور KESC کی جانب سے کروڑوں عوام انتہائی اذیت سے دوچار ہیں، 10 فیصد مالکانہ زائد میٹر ریڈنگ ظاہر کر کے 64 ارب روپے کی زائد اوور بلنگ کی گئی ہے اور روزنامہ ڈان، کراچی، ایکسپریس، کراچی کے 21-09-2012، کے ای ایس سی کے ایک میل میں بی ایم ڈسٹری بیوشن فنانس نے سیکریٹریٹ Email میں کراچی کے مارنسن کے 12 اکاؤنٹ میں زائد یونٹ کے ذریعے کروڑوں روپے کمانے کا انکشاف کیا ہے اور پیمرانے ثابت ہونے کے بعد KESC پر ایک کروڑ روپے جرمانہ کیا لیکن اس جرمانے سے کراچی کے 1 1/2 کروڑ سے زائد صارفین کو 10 اضافی یونٹ واپس کیے گئے۔ یہی نہیں بلکہ راقم خود اس KESC کے ظلم اور نا انصافی کا شکار ہے۔ پچھلے دو سال سے مورخہ 28-07-2014 سے اس ڈہنی کوفت اور ٹینشن میں ہوں۔ میں خود ایک 64 سالہ شخص جو شوگر اور بلڈ پریشر کا مریض ہے، مسلسل خط و کتابت سے عاجز آ کر ایک حلف نامہ مورخہ 19-12-2013 کو موجودہ چیف جسٹس صاحب جناب تصدق حسین جیلانی کی خدمت میں بذریعہ TCS تمام تر جائز ثبوت کے ساتھ ارسال کر چکا ہوں۔ تاحال انصاف کا منتظر ہوں کہ شاید کوئی انصاف کا پروانہ مل جائے؟ KESC نے حکومتی ارکان وزراء، ایم این ایز، ایم پی ایز کو خوش کرنے کے 7500 سے زائد ارکان کو بھاری تنخواہوں پر خلاف میرٹ بھرتی کر کے جن کی تنخواہیں 2 لاکھ سے 10 لاکھ تک ہیں، یہ بوجھ بھی صارفین کے کھاتوں سے وصول کیا جاتا ہے۔

یوں تو حکومتی جرائم اور کرپشن کے ہزاروں ہوشربا قصے ہیں اور طشت از بام ہیں جو موجودہ حکومت کو بھی ایک سال ہو چکا ہے، لیکن پانچ فیصد بھی بہتری یا ریلیف عوام تک نصیب ہوا ہے لیکن موصوف وزیراعظم صاحب نے بیس کروڑ کی قیمتی بل پروف کاریں اور کروڑوں روپے کے 20 کتے اپنی حفاظت کے لیے سرکاری اخراجات پر اپنی حفاظت پر مامور کر لیا ہے۔ حکومت کے وزیر خزانہ کے دو بیٹے دوہی میں کروڑوں روپے کی مالیت کے دو پلازوں کے مالک ہیں۔

اب کچھ ذکر ماہ مبارک رمضان کے حوالے سے کروں۔ رمضان المبارک یوں تو ہر سال جلوہ افروز ہوتا ہے لیکن پچھلے تین سالوں سے یہ ماہ مبارک ہماری قوم پر سایہ فگن ہوا ہے، وہ بڑے دردناک، کربناک اور صبر آزما ہیں۔ پوری قوم ابتلا و آزمائش میں مبتلا ہے۔ ساری دنیا میں کلمہ گو مسلمان اور ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں کشت و خون کی ہولی سے دوچار ہیں۔ پورا ملک خودکش حملوں کی زد پر ہے اور کراچی جو وطن عزیز کی شہرگ ہے، یہ تو خاص نشانہ ہے۔

نہ صرف غیر بلکہ اپنے بھی بھائیوں کا ناحق خون بہا رہے ہیں۔ معصوم جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ ماؤں بہنوں کے سہاگ اجاڑ رہے ہیں۔ کراچی کو اقتصادی طور پر تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اس شہر پر ہر وقت خوف و ہراس کے سائے منڈلاتے رہتے ہیں۔ مائیں اپنے بچوں کو صبح اللہ رب العزت کی امان میں رخصت کرتی ہیں اور شام واپسی تک ان کی حفاظت سے واپسی کی دعائیں لبوں پر جاری رہتی ہیں۔ موجودہ حکومت نے کراچی سے مکمل لاطعلقیت اختیار کر رکھی ہے۔ سارے وسائل اور ترقیاتی منصوبے وفاق اور پنجاب کے لیے مخصوص کر دیئے ہیں۔ وزیراعظم نے اعلان کیا کہ 11 میٹر و بسوں کے بعد اب لاہور اور اسلام آباد میں میٹر وٹرین چلے گی۔ کراچی والے میٹر وگٹکا اور میٹرو چھالیہ سے استفادہ کریں۔ وہ تمام ذرائع شہر کراچی کو جو عروس البلاد تھا، اب اس کو عروس الجلا د بنا دیا۔

افسوس تو کراچی کے ان منتخب نمائندوں پر بھی ہے کہ جن کو کراچی کے عوام نے بھاری اکثریت سے کامیاب کروایا۔ ان نمائندوں نے بھی اپنے حاصل شدہ ووٹوں کا حق ادا نہیں کیا اور دو کروڑ عوام کو ظلم و ستم، نا انصافی پر مبنی حکومت کے گماشتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔

حضرت علیؑ کے قول کے مطابق کفر کی حکومت تو چل سکتی ہے، ظلم کی حکومت نہیں چل سکتی۔ میری قوم کے 19 کروڑ محب وطن پاکستانیو! صرف پانچ فیصد اشرافیہ کو چھوڑ کر یہ ماہ مبارک وہ مقدس ماہ ہے جس میں وطن عزیز کو 27 تاریخ کو آزادی نصیب ہوئی تھی اور ایک بار پھر قوم کو یہ رمضان کا بابرکت مہینہ نصیب ہوا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے اس ماہ کی تمام تر برکتوں، سعادتوں، کو حاصل کرتے ہوئے اس مشن کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کریں۔ ذرائع اختیار کریں جس کا حکم ہمیں ہمارے رب کریم اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے۔ اس ماہ مبارک میں طاق راتوں کا نزول ہوتا

ہے۔ اسی ماہ میں نزولِ قرآن پاک ہوا تھا جو کامل شفا کا نسخہ ہے اور نشان کی منزل بھی ہے۔ کامیابی و کامرانی کا واسطہ بھی ہے۔ یہ ایک ایسا سمندر ہے جس میں ڈوب کر انسان مقصدِ حیات سے بہرہ مند ہو سکتا ہے۔ لہذا ڈوب جائے اور سرابِ زندگی پاتے پاتے اور قرآن سے خصوصی لگاؤ پیدا کیجئے تاکہ آخرت میں اس کی شفاعت کے مستحق ٹھہریں۔

اس ماہ کی متبرک راتوں اور خصوصاً 27 ویں شب کی رات کو آپ سب لوگ دل کی گہرائیوں سے اس وطن عزیز کو ظالم و جابر حکمرانوں کی بدترین کرپشن، معاشرتی، سماجی، سیاسی اور وطن عزیز کو سامراج کی سازشوں سے بچانے اور افواجِ پاکستان کی سر بلندی اور ضربِ عضب کی کامیابی وطن عزیز کے قائم و دائم رہنے اور خاص طور پر اس کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے اس متبرک خطبہ حجۃ الوداع جو پیارے نبی ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع پر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ:

☆ اے لوگو! میں نے تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑی ہے کہ تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت اور تم لوگ غلو (زیادتی) سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی غلو کے باعث ہلاک ہوئے۔

☆ لوگو! میری بات غور سے سنو اور سمجھو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ظالم کے حوالے کرتا ہے۔ لوگو! میرے بعد نہ کوئی پیغمبر ہے، نہ نبی ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ خوب سن لو۔ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اس کی اطاعت کا حکم دیتا ہوں اور اپنے خطبے کا آغاز نیک بات سے کرتا ہوں۔ سنو! میں تمہیں وضاحت کے ساتھ بتاتا ہوں، کیونکہ شاید اس کے بعد میں تم سے اس جگہ نہ مل سکوں۔

میرے محترم 19 کروڑ پاکستانیو!

آپ سب سے عاجزانہ التماس ہے کہ آپ اس وطن عزیز میں ایک ایسی پاک و صاف اسلامی حکومت کی تشکیل کے لیے گڑ گڑا کر دعائیں مانگیں جس کا انکشاف پیارے نبی ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حجۃ الوداع میں کیا تھا۔ اس میں ہم سب کی فلاح و بہبود، امن و انصاف، جبر و ظلم کا خاتمہ، پیار، محبت اور وطن عزیز کی سلامتی ہو۔ افواجِ پاکستان کا تقدس و تکریم ہو، عزت و نفس کی بحالی ہو (آمین)۔

دم توڑتا پاکستان کسی مسیحا کا منتظر ہے

جیسے صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، اورنگ زیب عالمگیر

”پاکستان آج انتہائی نگہداشت (ICU) کے وارڈ میں داخل ہے اور اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے۔ اگر اس کا غم کھانے والوں نے فوراً اس صورتحال کی خطرناکی کا تذکرہ نہ کیا اور فوراً اس کے جسم کو چاٹ جانے والے بدترین سرطان جو کہ سیاسی حکمرانوں کے سبب پیدا ہوا ہے، اس کا آپریشن نہ کیا تو شاید آخری سانسیں بھی منقطع ہو جائیں۔“

98 فیصد عوام کا حکمرانوں کے لیے پیغام ہے:

”ظلم و جبر، لذت پرستی، نا انصافی، کرپشن اور فحاشی کو پروان چڑھانے والو! ڈرو اس وقت سے، حرام و حلال کی متاع کو بھلا دینے والو! ڈرو اس باری تعالیٰ کے قانون مکافات اور گزشتہ قوموں کی تاریخ سے، کہیں تم پر قہر و عذاب نازل نہ ہو جائے جس کی تنبیہ 2005ء کے زلزلے، سابقہ سیلاب اور موجودہ زلزلے کے جھٹکوں میں موجود ہے۔ کیا یہ حکمران، یہ شہروں والے اس بات سے بالکل بے فکر ہو گئے ہیں کہ رات کو جب وہ پڑے سو رہے ہوں گے، ان پر ہمارا عذاب آجائے؟ کیا انہیں اس کا ڈر نہیں کہ وہ دن کی روشنی میں جب اپنی تفریحوں میں بدمست ہوں، ہمارا قہران پر نازل ہو جائے؟ کہ یہ ظالم اللہ کے مخفی وار سے نڈر ہو گئے؟ اللہ کے خفیہ وار اور اس کی نظر نہ آنے والی مار سے وہی لوگ نڈر اور بے خوف ہوتے ہیں جو انجام کار تباہ و برباد ہونے والے ہوتے ہیں۔ (آل عمران)

فقط ایک محب وطن پاکستانی

حاجی شعیب بیگ

